امام احمد رضا اور شکارپور

مؤلف:
احمد رضا مغل مدنی



امام احمد رضا اور شکارپور

مؤلف:
احمد رضا مغل مدنی



امام اہل سنت اور شکار پور

از قلم: احمد رضا مغل مدنی

نظر ثانی: علامہ مفتی غلام سبحانی نازش مدنی مراد آبادی حفظہ اللہ تعالی (ہند)

Publisher: Abde Mustafa Publications
Digitally Published by Sabiya Virtual Publication
Powered by Abde Mustafa Organisation

Publication Date: August 2023 Total Pages: 58
Edition: 1st
Book No.: SVPBN420

Cover Design & Formatting : Pure Sunni Graphics

we're working together:



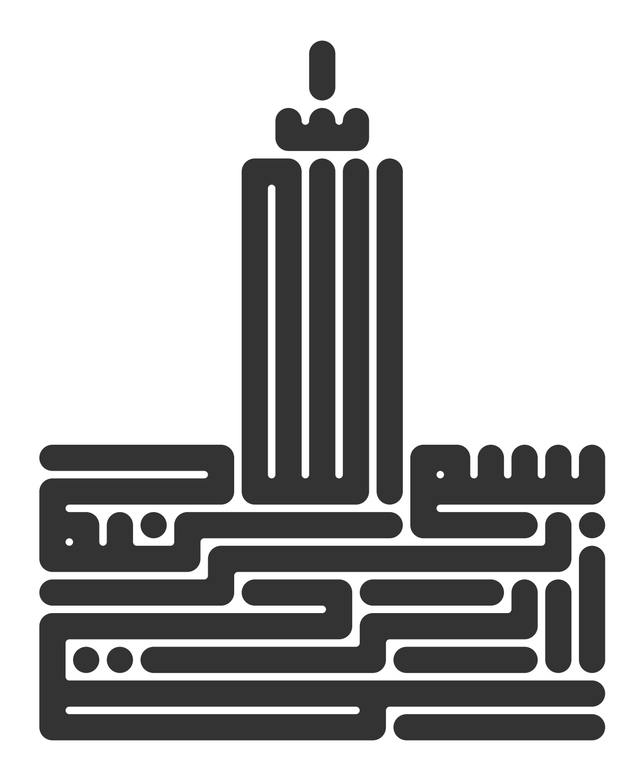










All praise to Allah, the Lord of the Creation,
and countless blessings and peace upon
our Master Muhammad, the leader of the Prophets.

فہرست

About Us 6

شرف انتساب 8

تقریظ: شیر سندھ استاذالعلماء حضرت علامہ مولانا مفتی شفیق احمد قادری 9

تقریظ: استاذالعلماء حضرت علامہ مفتی غلام مجتبیٰ مدنی قادری 11

تقریظ: استاذالعلماء حضرت علامہ حافظ مفتی محمد مزمل مدنی عطاری 13

مقدمہ 15

خطبہ 17

تعارف امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان 17

شکارپور.. 22

(1) فاضل یگانہ مولانا سید محمد محسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان (میاں جو گوٹھ ضلع شکارپور)

26 ....

سلسلہ نسب: 26

تعلیم و تربیت: 26

بیعت: 26

عقد نکاح و اولاد امجاد:.. 26

درس وتدریس: 27
علمی تفوق: 27
امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی سے استفتاء: 28
وفات: 30
(2) سند الکاملین حضرت مفتی عبدالغفور ہمایونی رحمۃ اللہ علیہ 30
ولادت باسعادت: 30
تعلیم وتربیت: 30
درس وتدریس: 31
ارشد تلامذہ: 31
شادی واولاد: 32
بیعت وخلافت: 32
مستجاب الدعوات: 33
علمی مقام: 33
تصانیف: 34
فتاویٰ رضویہ میں آپ کا ذکر جمیل: 35
وفات: 36
(3) قاضی القضاء حضرت مفتی صاحبداد جمالی رحمۃ اللہ علیہ 36

ولادت باسعادت: 36
خاندانی پس منظر: 36
ابتدائی تعلیم: 37
شادی واولاد: 37
حضرت مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کن سے بیعت تھے؟ 38
قاضی القضاۃ: 38
درس وتدریس: 39
ارشد تلامذہ: 40
بہار شریعت کا حوالہ: 40
مفتیِ اعظم پاکستان کالقب: 41
خاندان رضویہ سے تعلقات: 41
تصنیف وتالیف: 42
امام اہل سنت کی تائید: 43
وفات: 43
(4) مجاہد اہلسنت حضرت مفتی نصر اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ 44
ولادت باسعادت: 44
تعلیم وتربیت: 44

شرف بیعت: 44
امامت وخطابت: 45
دوواسطے: 45
مدرسہ کی بنیاد: 46
سنی تنظیمات: 46
شادی واولاد: 47
آپ کے چند صاحبزادگان کا تعارف: 47
(1)ابوالطاہر مولانا مفتی شفیق احمد قادری دامت برکاتہم العالیہ 47
(2)حضرت علامہ مولانا مفتی قاری محمد صدیق قادری صاحب 48
(3)مولانا ابوالفضل لطف اللہ قادری صاحب 48
(4)مولانا حبیب احمد قادری صاحب 48
(5)مولانا محمد احمد قادری صاحب 48
(6)مولانا محمود احمد قادری صاحب 49
(7)حافظ مسعود احمد قادری صاحب 49
(8)مولانا عبدالقدیر قادری صاحب 49
وصال: 49
(5)مولانا عبدالحمید خان رحمۃ اللہ علیہ 50

آخر میں چند تجاویز 50
مصادر و مراجع 53

About Us

Abde Mustafa Organisation has been working since 2014 with the aim to propagate the Quran and Sunnah through digital and print media.

• Our departments and activities

We are working in various departments, the details of which are as follows:

• Abde Mustafa Publications

This is our main department where books are published on various languages and subjects. To read our published books, visit our website.
www.abdemustafa.org

• Blog

We publish writings on various languages and subjects, which are scholarly, research-oriented. These writings can be viewed on our blog.
amo.news/blog

• Sabiya Virtual Publication

This platform is for virtual publishing, which means books are published in digital format on the internet. Through this platform, books are continuously being added to the digital library.
amo.news/books

- Roman Books

This department is dedicated to transcribing books into Roman Urdu. Taking into consideration the increasing use of Roman Urdu in the present era, this project has been initiated.

- E Nikah Matrimony Service

This is a Matrimonial service that specifically caters to the Ahle Sunnat community. Through this service, marriages of Sunni individuals are arranged with other Sunni individuals. This service is facilitating Sunnis in finding suitable matches easily.

www.enikah.in

- Nikah Again Service

This service has been initiated to promote polygamy (multiple marriages).

- Technical Sunni

To make technology-related information accessible to the public, we have initiated this campaign. In this, we present technology-related information in a unique manner so that the Ummah can benefit from it.

For obtaining further information or lodging any complaints, please feel free to contact us without hesitation.

Abde Mustafa Official

شرف انتساب

ان ادب آموز اور روح پرور نگاہوں کے نام!

ان ایمان افروز اور یقین افزا پیاری باتوں کے نام!

ان بلند عزائم اور پاکیزہ مقاصد کے نام!

محبت کی ان دلنوازیوں کے نام!

ان دعاہائے نیم شبی اور گریہ ہائے سحری کے نام!

بالخصوص

سیدی و مرشدی بزرگوار تقدس مآب حضرت پیر طریقت رہبر شریعت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم القدسیہ نے مجھ جیسے کئی مشت خاک افراد کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم جیسی لازوال دولت سے سرفراز فرمایا۔ اور میرے والدین محترمین و عم محترم اور اساتذہ کرام کے نام کہ جن کی انتھک محنتوں اور پر خلوص اور بے لوث دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ بندہ ناچیز چیز کو قلم تھامنے کا حوصلہ ملا۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی ان سب کو دنیا و آخرت میں بھلائیاں نصیب فرمائے اور ہم سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

نیاز کیش:

احمد رضا مغل مدنی غفر لہ

تقریظ: شیر سندھ استاذالعلماء حضرت علامہ مولانا مفتی شفیق احمد قادری

دامت برکاتھم العالیہ

(مہتمم دارالعلوم غوثیہ جیلانیہ شکار پور سندھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ و صحبہ اجمعین. اما بعد

فاضل نوجوان عالم نبیل حضرت علامہ مولانا احمد رضا مدنی نے امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض بابرکت (جو پوری دنیا میں پھیل چکا ہے جس سے ہمارا علاقہ ضلع شکار پور بھی مستفید ہے) کے متعلق جامع معلومات جمع کی ہے۔ اللہ رب العزت حضرت مولانا کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا اثر سندھ میں بہت گہرا ہے اس وقت بھی سندھ میں ایسے علما موجود ہیں جو صرف ایک واسطے سے اعلی حضرت کے شاگرد ہیں "جامعہ راشدیہ" جو پیر جو گوٹھ جو عالم اسلام کی مایہ ناز دینی درسگاہ ہے۔ وہاں نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم نے شرح جامی کے کچھ اسباق اعلی حضرت سے پڑھے ہیں جامعہ راشدیہ سے فارغ ہونے والے ہزاروں علما ان کے شاگرد اور ان کے شاگردوں کے شاگرد ہیں جیسے حضرت علامہ مفتی محمد رحیم سکندری دامت برکاتہم العالیہ ابھی انہی کے شاگرد ہیں جو امام اہل سنت علیہ الرحمہ

سے دو واسطوں سے ملتے ہیں۔ جو مشن اعلیٰ حضرت کو اپنے انداز سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے کے ایک عظیم نسبت " دعوت اسلامی "جس کی خدمات نے مثل ہی مثال ہیں اللہ کریم مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین ﷺ

دعاگو و دعا جو:

فقیر شفیق احمد قادری

مہتمم دارالعلوم غوثیہ جیلانیہ

درگاہ عبداللطیف شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شکار پور سندھ

تقریظ: استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام مجتبیٰ مدنی قادری

دامت برکاتہم العالیہ

(مدرس جامعۃ المدینہ سکھر، سندھ پاکستان)

کسی بھی چیز کی عظمت تب معلوم ہوتی ہے جب اس کی اہمیت و افادیت کا علم ہو۔ جواہرات کی پرکھ موچی اور دھوبی نہیں کر سکتا جوہری ہی کر سکتا ہے، اسی طرح اپنے اسلاف و بزرگانِ دین کی عظمتوں و قربانیوں کو جانے بغیر ان کی الفت و محبت دلوں میں گھر نہیں کر سکتی، ہمارے اسلاف کے حالاتِ زندگی میں بے شمار ہدایت کی شعاعیں بکھری پڑی ہیں۔ فقط ان شعاعوں کو اپنی تیرہ زیست میں لانے کی دیر ہے پھر ہماری بھی زندگیاں ہدایت کے نور سے منور ہو جائیں گی۔ بالخصوص امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت یافتہ شخصیات کی زندگیاں اس لئے کہ محدث بریلوی علیہ الرحمہ خود اپنی ذات میں وہ کردار ساز شخصیت ہیں کہ جو ان سے وابستہ ہو جاتا تھا اس کا ظاہر و باطن نکھر جاتا تھا۔

شکارپور شہر کا شمار بھی سندھ کے بڑے شہروں میں ہوتا ہے یہاں کے بھی کئی علماء و مشائخ بالواسطہ یا بلاواسطہ امام اہل سنت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ان شخصیات کے حالات و خدمات سے ناواقفیت کی بنا پر اُن سے مستفیض ہونے سے محروم ہیں۔ اسی حوالے سے فاضلِ نوجوان جناب احمد رضا مغل صاحب نے شکارپور اور اطراف کے علمائے کرام و مشائخ عظام علیہم الرحمہ کی حالات و واقعات کو جمع کرنے کی سعی جمیل کی ہے۔ جو آج کے

اس پر فتن دور میں یقیناً نوجوانانِ اسلام کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگی۔میں دعاگو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ علامہ موصوف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہر ایک کو اس سے نفع پہنچائے۔آمین !بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

احقر ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی

27 جمادی الآخری 1444ھ

تقریظ: استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ مفتی محمد مزمل مدنی عطاری

دامت برکاتہم العالیہ

(متخصص فی الفقہ و الحدیث)

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الکریم الامین اما بعد:

حمد و صلاۃ کے بعد مجھے یہ بتاتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یہ مختصر رسالہ بنام امام اہل سنت اور شکار پور" ہمارے دوست فاضل جلیل علامہ احمد رضا مغل نے بڑی تگ و دو اور جانفشانی سے تحریر کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمہ اللہ کی ذات مبارکہ پر بیک وقت کئی زاویوں سے گفتگو کی جا سکتی ہے تاہم موصوف نے اس رسالہ میں بالخصوص اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمہ اللہ تعالیٰ اور سندھ کے مشہور شہر شکار پور اور وہاں کے علما و مشائخ کے تعلق خواہ وہ تعلق روحانی ہو یا جسمانی استفتاء یا پیغام رسانی کے حوالے سے ہو یا افادہ اور استفادہ کے حوالے سے کو بخوبی واضح کرنے کے ساتھ شکار پور شہر اور وہاں کے علمائے کرام کی حالات و واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔ جس کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ اس زمانے میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت سے شکار پور شہر کے علماء کرام کا علمی افادہ و استفادہ کے حوالے سے کافی مضبوط تعلق تھا، فتاویٰ رضویہ شریف میں شکار پور کے علماء کرام کا اعلیٰ حضرت سے استفتاء کرنا اور اعلیٰ حضرت کا ان کے بارے میں تعریفی کلمات ذکر کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے.

چونکہ مولانا احمد رضا مغل کو کافی عرصہ سے بذات خود میں جانتا ہوں کہ ان کو تحریری کاموں

کا کافی شوق ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریری صلاحیت بھی عطا فرمائی ہے۔ لہذا میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش و کوشش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اور انہیں دین متین کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے آمین بجاہ طہ ویسین

العبد الضعیف المفتقر الی رحمۃ ربہ المقتدر

محمد مزمل عطاری

(فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)

مقدمہ

اسلام سندھ میں حضرت محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں ہی اسلام سرزمین سندھ میں پہنچ چکا تھا۔ البتہ فاتح سندھ مجاہد اسلام محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں اسلام کا غلبہ ہوا۔ عظیم عاشق رسول، محدث کبیر، شیخ الاسلام و المسلمین حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تالیف "بیاض ہاشمی" میں شیخ المحدثین حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایات نقل کی ہیں۔ جن یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دور رسالت ﷺ سے یہاں اسلام کا پیغام پہنچا جیسا کہ کی سندھ کی سرزمین ٹھٹہ میں صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن ہندل رضی اللہ عنہ اور تابعی بزرگ حضرت ابوتراب ربیع بن صبیح رضی اللہ عنہ کے مزارات سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ پھر فاتح سندھ حضرت محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے جو لشکر تین ہزار مجاہدین کے ساتھ راجہ داہر کے ہاں قید چند مردوں اور عورتوں کو رہا کروانے کے لئے آیا تھا اور صرف سندھ ہی نہیں بلکہ اس وقت ریاست ملتان تک پرچم اسلام بلند کیا تھا۔ اسی لئے سندھ کو "باب الاسلام" کہتے ہیں اور کیوں نہ کہیں اُس وقت سے لے کر آج تک اس سرزمین میں اشاعت اسلام کا سہرا صوفیائے کرام، مشائخ عظام، علمائے کرام ، اور شاہان مسلمین کو جاتا ہے۔ اور اس خطے میں اسلام کی جو جڑیں مضبوط ہیں انہی بزرگوں کی مرہون منت اور تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ چپے چپے پر آپ کو اولیائے کرام و بزرگانِ دین کے مزارات ملیں گے جہاں صرف دن میں نہیں رات کو بھی اجالا رہتا ہے۔ اور طالبین علوم

ومعارف اس شمع سے اپنے دل کو منور کرتے نظر آرہے ہیں۔

علما دین کے خادم ہیں ...... علماء قرآن کریم شارح ہیں ...... دین کو ستون ہیں...... ملت اسلامیہ کے رہبر ورہنما ہیں...... لہذا ان کے دینی اور اسلامی احسانات کا اعتراف کرنا اور ان کی خدمات کو منظر عام پر لانا ہمارے ضروری ہے تاکہ نسل نوان کی خدمات سے روشناس ہوسکے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی فقیر کا مختصر سا رسالہ بنام ''امام اہل سنت اور شکار پور'' ہے جس میں شکار پور کے ان علمائے کرام ومشائخ عظام کا تذکرہ شامل ہے جن کا امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تعلق رہا ہو خواہ وہ روحانی ہو یا جسمانی، بذریعہ استفتاء ہو یا پیغام رسانی کے حوالے سے۔ تاکہ آنے والی نسل کو معلوم ہو کہ اہلیان شکار پور کا تعلق اپنے امام سے انتہائی گہرا رہا ہے۔

نیاز کیش:

احمد رضا مغل

12 دسمبر 2022 بمطابق 15 جمادی الاولی 1444ھ

خطبہ

الحمدللہ رب العالمین الصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی عبادہ الصالحین

قال اللہ تعالیٰ : اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ

(پارہ22،سورۃ الفاطر،آیۃ28)

قال رسول اللہ علیہ السلام:

فضل العالم علی العابد کفضل علیٰ ادناکم

(ترمذی کتاب العلم،ج4ص313رقم الحدیث1381)

تعارف امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ 10 شوال المکرم 1272ھ/بمطابق 14 جون 1852ء کو ہندوستان صوبہ یوپی کے معروف شہر بریلی میں پیدا ہوئے۔ محدث بریلوی علیہ الرحمہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے محیر العقول فطانت وذکاوت سے نوازا تھا۔ چنانچہ اسی حیرت انگیز ذہانت کی وجہ سے وہ محض تیری سال دس ماہ اور چار دن کی مختصر مدت میں فارغ التحصیل ہوگئے اور اپنے والد ماجد غزالی دوران حضرت علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ کی موجودگی میں مسند استفتاء پر فائز ہوکر (1286ھ1870ء) اس وقت کے علمائے کرام و مفتیان عظام کی نگاہوں کا مرکز بن گئے۔ محدث بریلوی علیہ الرحمہ اس دن سے لے کر آخری عمر (25 صفر المظفر 1340ھ/

1921ء) تک مسلسل پچاس سال فتویٰ نویسی، تصنیف و تالیف کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ انہوں نے اس عرصہ میں تصنیف و تالیف کا وہ کام سرانجام دیا جو بڑے سے بڑے ادارے انجام نہیں دے سکتے، ایک ہزار سے زیادہ کتب و رسائل حواشی و شروح تحریر و تالیف کیں۔[حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی ص122 از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد]

آپ کے فتاویٰ کے حوالے سے سیدی و مرشدی امیر اہل سنت حضرت علامہ و مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ ''تذکرہ امام احمد رضا'' میں نقل کرتے ہیں: کہ یوں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1286ھ سے 1340ء تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے لیکن افسوس کہ سب نقل نہ کئے جاسکے جو نقل کر لیے گئے تھے۔ ان کا نام "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" رکھا گیا۔ فتاویٰ رضویہ کی 30 جلدیں ہیں جن کے کل صفحات 21656، کل سوالات و جوابات 6847 اور کل رسائل 206 ہیں۔[تذکرہ امام احمد رضا بحوالہ فتویٰ رضویہ ج30ص10]

اس کے علاوہ آپ کا فقہی شاہکار ردالمختار پر 7 مجلدات پر حاشیہ بنام "جدالممتار علیٰ ردالمختار" (جسے الحمدللہ مکتبۃ العربیۃ دار التراث العلمی دعوت اسلامی نے دوبارہ سے کام کیا اور بیروت سے چھپ کر آچکا ہے۔ لیکن فقہ اسلامی کا کوئی معروف مجموعہ ایسا نہیں جو امام اہل سنت کی نظروں سے نہ گزرا ہو اور اس پر انہوں نے حاشیہ نہ لکھا ہو۔ آپ نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا جو اردو موجودہ تراجم میں سب پر فائق ہے جس کا نام "کنزالایمان في ترجمۃ القرآن" رکھا گیا جو اپنی سلاست روانی روزمرہ اور تقدس الوہیت اور ادب رسالت کی خصوصیات کے اعتبار سے ایک امتیازی شان کا حامل ہے۔ بلاشبہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے عبقری و نادر زمن ہستی

تھے۔

مروجہ علوم دینیہ مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تصوف، تاریخ، سیر، معانی، بیان، بدیع، عروض، ریاضی، توقیت، منطق، فلسفہ، کے یکتائے زمانہ، فاضل تھے۔ جس کی وجہ سے وہ مرجع خلائق کے ساتھ ساتھ مرجع خواص اور خواص الخواص ہوگئے۔ تمام مروجہ علوم جدیدہ وقدیمہ میں ان کو مہارت تامہ تھی مذکورہ علوم کے علاوہ طب، جفر، تکبیر، زیجات، جبر و مقابلہ، لوگارثم، جیومیٹری، ٹرگنومیٹری، مثلث کروی، علم طبیعیات، علم کیمیاء، علم اقتصادیات وغیرھم ستر (70) سے زیادہ علوم میں دسترس رکھتے تھے ہر فن میں قیمتی تصنیف چھوڑی ہے۔ یہ وہ علوم ہیں جن سے عام طور پر علما کو زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا خان بریلوی کہ شہرت بحیثیت عالم جلیل، فقیہہ اعظم اور محدث کبیر ان کے زمانے ہی میں سرزمین ہندوسندھ سے نکل کر عالم اسلام دیگر بلاد میں پھیل چکی تھی [حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی ص 122 از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد]

چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں "یہاں بحمد اللہ تعالیٰ فتوٰی پر کوئی فیس نہیں لی جاتی بفضلہ تعالی تمام ہندستان ودیگر ممالک مثل چین و افریقہ و امریکہ وخود عرب شریف وعراق سے استفتاء آتے ہیں۔ اور ایک وقت میں چار چار سو فتوے جمع ہوجاتے ہیں بحمد اللہ تعالیٰ حضرت جد امجد قدس سرہ العزیز کے وقت سے اس 1337ھ تک اس دروازے سے فتوے جاری ہوئے اکانوے (91) برس اور خود اس فقیر غفرلہ کے قلم سے فتوے نکلتے ہوئے اکاون (51) برس ہونے آئے یعنی اس صفر کی 14 تاریخ کو پچاس (50) برس چھ (6) مہینے گزرے، اس نو (9) کم سو (100) برس میں کتنے ہزار فتوے لکھے گئے، بارہ مجلد تو صرف اس فقیر کے فتاوے کے ہیں۔

بحمداللہ یہاں کبھی ایک پیسہ نہ لیا گیا نہ لیا جائے گا بعونہ تعالیٰ ولہ الحمد معلوم نہیں کون لوگ ایسے پست فطرت و دنیٰ ہمت ہیں جنھوں نے یہ صیغہ کسب کا اختیار کر رکھا ہے۔ جس کے باعث دور دور کے ناواقف مسلمان کئی بار پوچھ چکے ہیں کہ فیس کیا ہوگی؟ ما اسئلکم علیہ من اجران اجری إلاّ علیٰ رب العلمین میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو سارے جہاں کے پروردگار پر ہے اگر وہ چاہے۔ [فتویٰ رضویہ ج22ص142]

گویا امام اہل سنت کے فتاویٰ اور عملی کارنامے خود ان کی حیات میں بلاد اسلامیہ اور اکناف عالم میں سند کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ معاصرین میں اور بعد کے ادوار میں اپنے اور ان سے شدید اختلاف رکھنے والے بھی امام صاحب کی سند کو تسلیم کرتے ہیں ان کی فقاہت اور تبحر علمی کے معترف ہیں۔ غرضیکہ امام اہل سنت کا یہ پہلو خاص طور پر لائق توجہ ہے کہ عام طور پر مفتیان کرام کی طرف عوام الناس اپنے مسائل اور احکام شرعیہ کی تشریح اور فہم کے لئے رجوع کرتے ہیں۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجددانہ اور مجتہدانہ صلاحیتوں کا شہرہ عالم اسلام میں پھیل تو چکا ہی تھا۔ اور علماے کرام اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے امام اہل سنت ہی کی جناب رجوع کرتے دکھائی دیتے ہیں ان میں پاکستان کے صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے علماء کرام بھی سرفہرست ہیں جنہوں نے استفتاء بھیج کر یا بالمشافہ ملاقات کر کے دینی، دنیاوی ، سیاسی ، معاشرتی مسائل میں آپ سے استفادہ کیا ان علماء و مشائخ کا تعلق سندھ کے مختلف علاقوں مثلاً کراچی ، سکھر ، ڈھرکی ، بھرچونڈی ، مٹاروی. شکار پور ، گڑھی اختیار خان ، حیدرآباد وغیرہ

سے تھا۔

سرزمین سندھ میں امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ علماء و مشائخ کے گہرے تعلقات سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع ہی سے سندھ کے علماء اور عوام الناس فاضل بریلی سے مانوس تھے اور ساتھ ہی انتہائی عقیدت مند بھی۔ فتاویٰ رضویہ کی تمام مجلدات میں عام مسلمانوں کے بھی بہت سارے استفتاء موجود ہیں۔ جو انہوں نے کراچی کے علاوہ سندھ کر دیگر علاقوں سے بھیجے تھے جیسا کہ گزرا غالباً سندھ سے روحانی تعلق کی بناء پر امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے کئی قریبی وطن عزیز پاکستان بننے کے بعد سندھ تشریف لے آئے۔ خاص کر کے چچازاد بھائی حضرت مولانا سردار ولی خان رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بیٹے اور شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ حضرت مفتی تقدس علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ جن کا مزار پیر جو گوٹھ میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے پوتے مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے سگے نواسے محمد سعید خان ان کے علاوہ آپ کی پوتیاں اور نواسیاں بھی کراچی تشریف لائیں اور یہیں آباد ہو گئیں۔

اہل سندھ کی امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کا اظہار ان کے نام سے منسوب مختلف مدارس، دار العلوم، لائبریریاں اور دیگر مراکز سے بھی ہوتا ہے جن کی تعداد پورے سندھ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اسی طرح امام اہل سنت کے خلفا کے خلفا اور تلامذہ کی بھی ایک کثیر تعداد سندھ میں آباد ہے۔ جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار ہیں کیونکہ وہ ایک اچھے عاشق رسول ﷺ کے پیروکار ہیں۔

شکار پور

شکار پور پاکستان کے صوبہ سندھ کا شہر ہے جو اسی نام کے ضلع و تحصیل کا صدر مقام بھی ہے۔ اس کی بنیاد 1417ء کو رکھی گئی، یہ داؤد پوتروں کی شکار گاہ تھی اسی نسبت سے اس شہر کا نام شکار پور رکھا گیا۔ یہ دریائے سندھ کے بائیں کنارے سے 29 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

شکار پور شمالی سندھ میں سکھر اور جیکب آباد کے درمیان دو قومی شاہراہوں (قومی شاہراہ 65 اور قومی شاہراہ 55) کے سنگم پر واقع ہے۔ یہ دونوں شاہراہیں بالترتیب سندھ کو بلوچستان سے اور سندھ و بلوچستان دونوں کو پنجاب سے منسلک کرتی ہیں۔ این 55، جسے عام طور پر انڈس ہائی وے کہا جاتا ہے، دریائے سندھ کے مشرقی کنارے پر واقع قومی شاہراہ (این-5 یا نیشنل ہائی وے) کے بعد دوسرا اہم ترین راستہ ہے جو کراچی کو پشاور سے منسلک کرتا ہے۔

ماضی میں شکار پور ایران اور وسط ایشیا سے بذریعہ قندھار ہندوستان آنے والے قافلوں کے لیے ایک اہم پڑاؤ کی حیثیت رکھتا تھا تاہم برطانوی راج میں سکھر کی اہمیت بڑھ جانے کے باعث شکار پور اپنی قدر کھو بیٹھا۔ تاہم اپنی مٹھائیوں اور اچاروں کے باعث آج بھی سندھ بھر میں شہرت رکھتا ہے۔

انتظامی طور پر ضلع شکار پور چار تحصیلوں (تعلقوں) میں تقسیم ہے۔ گڑھی یاسین، خانپور، لکھی، شکار پور [حوالہ وکی پیڈیا]

یوں تو ضلع شکار پور کئی اکابر علماء کرام کا مسکن رہا ہے جن میں

(1)عارف باللہ حضرت میاں فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ(صاحب قطب الارشاد)

(2)باعث افتخار اہل سندھ حضرت علامہ سید نظام الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ(صاحب اسرار و رموز نقشبندیہ)

(3)حضرت میاں میر علی نواز علوی رحمۃ اللہ علیہ

(4)فقیہ العصر حضرت مفتی محمد قاسم یاسینی رحمۃ اللہ علیہ(صاحب فتاویٰ قاسمیہ)

(5)سند الکاملین حضرت مفتی عبد الغفور ہمایونی رحمۃ اللہ علیہ(صاحب فتاویٰ ہمایونی)

(6)حضرت میاں تاج محمد مہر قادری رحمۃ اللہ علیہ(خلیفہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ)

(7)حضرت سید محمد محسن علی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

(8)حضرت مولانا مفتی محمد ابراھیم ناظم یاسینی رحمۃ اللہ علیہ(صاحب فتاویٰ ناظم)

(9)حضرت مفتی عبد الباقی ہمایونی رحمۃ اللہ علیہ

(10)استاذ العلماء حضرت علامہ محمد ہاشم یاسینی رحمۃ اللہ علیہ

(11)قاضی القضاء حضرت مولانا مفتی محمد صاحبداد جمالی رحمۃ اللہ علیہ(شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ)

(12)حضرت مفتی نجم الدین یاسینی رحمۃ اللہ علیہ(صاحب مجموعہ فتاویٰ)

(13)مجاہد اہل سنت حضرت مفتی نصر اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ(تلمیذ خلیفہ مفتی اعظم ھند)

(14)مولانا عبد الحمید خان رحمۃ اللہ علیہ(مرید امام اہل سنت)

(15)حضرت مفتی فضل اللہ قادری رحمہ اللہ

(16) حضرت مفتی محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ (صاحب خلاصۃ المسائل الفقہ)

(17) حضرت مفتی فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(18) حضرت مفتی نصر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(19) حضرت مفتی سچے ڈنو رحمۃ اللہ علیہ

(20) حضرت مفتی محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

(21) حضرت مفتی خوش محمد خاطی رحمۃ اللہ علیہ

(22) حضرت مفتی نور نبی رحمۃ اللہ علیہ

(23) حضرت مفتی احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

(24) حضرت حاجی محمد قائم السندی رحمۃ اللہ علیہ (مرید عارف باللہ حضرت میاں فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ علیہ)

(25) حضرت سید امام الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (صاحبزارے حضرت علامہ سید نظام الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ)

(26) حضرت محمد کاظم شکار پوری رحمۃ اللہ علیہ (تلمیذ حضرت مخدوم عبدالواحد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ) کے اسماء گرامی شامل ہیں ان حضرات میں چند علما ایسے ہیں جو امام اہل سنت سے پہلے کے ہیں۔ جیسے عارف باللہ حضرت میاں فقیر اللہ علوی السندی، حضرت میاں میر علی نواز علوی، حضرت مفتی فضل اللہ، حضرت مفتی محمد عارف حضرت مفتی فتح اللہ، حضرت مفتی نصر اللہ، حضرت میاں تاج محمد مہر قادری رحمہم اللہ تعالیٰ اور کچھ علماء امام اہل سنت کے ہمعصر ہیں۔ مگر

خط وکتابت ثابت نہیں جن میں ان علماء کے نام شامل ہیں حضرت مفتی سچے ڈنو، حضرت مفتی محمد یوسف. حضرت مفتی عبدالباقی ہمایونی رحمھم اللہ تعالیٰ باقی حضرات بعد کے ہیں

یہاں ان شاءاللہ یہاں ان علماء کرام کا تذکرہ کروں گا جن کا تعلق امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے واسطہ یا بلا واسطہ رہا ہوں۔

جن حضرات کا ذکر خیر کرنے کوشش کروں

ان علماء کرام کے اسما درج ذیل ہیں

(1) حضرت سید محمد محسن علی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

(2) سندالکاملیں حضرت مفتی عبدالغفور ہمایونی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب فتاویٰ ہمایونی)

(3) قاضی القضاء حضرت مفتی صاحبداد جمالی رحمۃ اللہ علیہ

(4) مجاہد اہل سنت حضرت مفتی نصر اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ (تلمیذ وخلیفہ مفتی اعظم ہند)

(5) مولانا عبدالحمید خان رحمۃ اللہ علیہ (مرید امام اہل سنت)

ان شاء اللہ جلد شکار پور کے اولیاے کرام و علماے کرام پر دوسرا رسالہ تحریر کرنے کا ارادہ ہے۔ جس میں ان شاء اللہ شکار پور اور اس کے اطراف میں اولیاء اور علماء کا تعارف ہو گا رب العالمین اس ادنی سی کاوش کو اپنی بار گاہ عالی میں قبول فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین

(1) فاضل یگانہ مولانا سید محمد محسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان (میاں جو گوٹھ ضلع شکار پور)

سلسلہ نسب:

مولانا سید محمد محسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان کا سلسلہ نسب اوچ شریف (ضلع بہاولپور) کے بخاری سادات کے نامور بزرگ حضرت جلال الدین سرخ پوش بخاری قدس سرہ سے جاملتا ہے۔ آپ کے والد بزرگوار سید محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک پرانی نصیر آباد نزد جھٹ پٹ بلوچستان میں واقع ہے۔

تعلیم و تربیت:

والد محترم کے انتقال کے بعد کچھ عرصہ بڑے بھائی کے یہاں قیام کیا۔ پھر طلب علم کے لیے رخت سفر باندھا آپ کی تعلیم کا سفر تقریبًا 14 برس پر محیط ہے۔ جس میں پنجاب کے مختلف مدارس جیسے شیخ طریقت حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ گولڑہ شریف بھی شامل ہے اور سہارن پور (انڈیا) میں غالبًا مولانا احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے سے دستار فضیلت باندھی۔

بیعت:

آپ سلسلہ قادریہ میں جنید وقت حضرت حافظ محمد صدیق قادری رحمۃ اللہ علیہ (درگاہ بھرچونڈی شریف) کے دست اقدس پر بیعت تھے

عقد نکاح و اولاد امجاد:

میاں جو گوٹھ (ضلع شکار پور) سید نور محمد شاہ کے بیٹے سید قطب شاہ کی صاحبزادی سے مولانا

محسن علی ہاشمی کا عقد نکاح ہوا۔ آپ کے یہاں دو بیٹے اور سات بیٹیاں تولد ہوئیں۔

1: سید غوث علی شاہ شان بخاری

2: سید شوکت علی شاہ

درس و تدریس:

تعلیم کی تکمیل کے بعد اپنے بھائی مولانا سید عبدالغنی شاہ کے یہاں ڈگھ (بلوچستان) میں کچھ عرصہ تدریس کی۔ آپ کو حدیث، تفسیر، منطق، اور فقہ میں مہارت حاصل تھی۔

1920 یا 1919 میں میاں جو گوٹھ ضلع شکار پور کے مدرسے کے متولی میاں آدم کے اصرار پر میاں جو گوٹھ میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس وقت آپ کی عمر 32 سال تھی اور آخری وقت تک وہیں تدریس کے فرائض انجام دیے۔ [انوار علماء اہلسنت سندھ ص 811 مخلصا]

علمی تفوق:

حضرت سندھ کے چوٹی کے علما میں سے تھے۔ درگاہ بھرچونڈی شریف (ڈہرکی) کے مدرسہ کے مدرس مولانا پیر سید مغفور القادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "عباد الرحمٰن تذکرہ مشائخ بھرچونڈی شریف" میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔ جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و سیاسی بصیرت کا علم ہوتا ہے۔ مولانا مغفور القادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہی: سندھ میں اس تحریک کا مرکز مولانا تاج محمد امروٹی کی مساعی سے قرار پایا اس وقت دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء سے سندھ کو درالحرب قرار دے کر ہجرت کرنا واجب اور ضروری مشتہر کیا۔ ہمارے حضرت شیخ الثانی (یعنی حافظ ملت حضرت مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ قادری رحمۃ اللہ

علیہ) قدس سرہ نے سندھ کے مشہور اور معتبر علما اور بیرون سندھ سے فتوے منگوا کر خانقاہوں میں خوب نشر و اشاعت کی۔ سندھ کے لوگ جو عموماً خانقاہوں اور مشائخ کرام سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے اس فتویٰ کے تحت سندھ کو دارالحرب تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور نقل مکانی کے نقصانات سے بچ گئے۔ لیکن وہ لوگ جو علما ناعاقبت اندیشوں کے دام عبا میں پھنس گئے تھے اور بری طرح نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کا شکار ہوئے۔ اس زمانے میں سندھ کے چوٹی کے علما میں سے حضرت سید محسن علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) صاحب ساکن پٹ میاں صاحب علاقہ شکار پور سندھ کا شمار ہوتا تھا۔ بلاشبہ علمی دنیا میں آپ مخصوص مقام کے مالک تھے کا لکھا ہوا فتویٰ بعینیہ موجود ہے جس میں آپ نے سندھ کو دار الاسلام قرار دیا۔[تذکرہ مشائخ بھرچونڈی ص116]

امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی سے استفتاء:

مولانا محمد علی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ نے 1335 میں ایک استفتاء (یعنی فتویٰ طلب کرنے کے لیے جو سوال دیا جاتا ہے اسے استفتاء کہتے ہیں) بزبان فارسی ارسال کیا جس کا جواب امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عربی میں دیا جو کہ فتاویٰ رضویہ ج20 ص 31 پر موجود ہے۔ وہ فتویٰ یہاں بھی بغرض تبرک پیش کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں:

مسئلہ ۸۲: از مدرسہ اسلامیہ عربیہ ریلوی ہمایوں پوسٹ پٹ میاں تعلقہ شکار پور ضلع سکھر مسئولہ محمد محسن علی ہاشمی مدرس اول ۸ شوال ۱۳۳۵ھ

چہ می فرمایند علمائے عظام دریں مسئلہ کہ مذبوح فوق العقعدہ حلال ست یا حرام؟ بینوا توجروا

کیا فرماتے ہیں علمائے عظام اس مسئلہ کہ فوق العقدہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے یا حرام؟ بینوا توجروا(ت)

الجواب: قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الذکاۃ مابین اللبة واللحیین ۔ ولا شک ان مافوق العقدة مما یلیها بین المحلین وکلام التحفة والکافی وغرهما یدل علی ان الحلق یستعمل فی العنق کما فی ابن عابدین فتحریر العلامة عندی ما افاده فی ردالمحتار اذ قال والتحریر للمقام، ان یقال ان کان بالذبح فوق العقدة حصل قطع ثلثة من العروق، فالحق ماقاله شراح الهدایة تبعا للرستغفنی والا فالحق خلافه اذا لم یوجد شرط الحل باتفاق اهل المذهب ، ویظهر ذٰلک بالمشاهدة اوسوأل اهل الخبرة فاغتنم هذا المقال ودع عنک الجدال واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح لبہ اور دو جبڑوں کے درمیان ہے اور شک نہیں کہ مافوق العقدہ ان دونوں کے درمیان سے متّصل ہے اور کافی اور تحفہ وغیرہما کا کلام دلالت کرتا ہے کہ حلق کا استعمال گردن پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ابن عابدین کے کلام میں ہے تو علامہ ابن عابدین کا فیصلہ کن کلام میرے نزدیک معتبر ہے جس کا انھوں نے ردالمحتار میں افادہ کیا جب انھوں نے فرمایا: تحریر مقام یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ فوق العقدہ ذبح میں اگر تین رگوں کا کٹنا پایا گیا تو حق وہ ہے جو شراح ھدایۃ نے رستغفنی کی اتباع میں کہا ورنہ حق اس کے خلاف میں ہے کیونکہ تین رگیں نہ کٹنے کی صورت میں اہل مذہب کی متفقہ شرط حلال ہونے کی نہ پائی گئی اور یہ معیار مشاہدہ یا ماہرین سے پوچھنے پر معلوم کیا جاسکتا ہے، اس مقالہ کو غنیمت سمجھو اور تنازع ختم کرو، واللہ تعالیٰ

اعلم۔[فتاویٰ رضویہ ج20ص31]

وفات:

آپ کی وفات 25صفر المظفر1362ھ بمطابق1950ء میں ہوئی۔[ماہ نامہ شریعت سوانح نمبر بزبان سندھی/انوار علماء اہلسنت سندھ ص814]

(2)سندالکاملین حضرت مفتی عبدالغفور ہمایونی رحمۃ اللہ علیہ

(ہمایوں شریف،ضلع شکار پور)

ولادت باسعادت:

مفتی اعظم ، امام العلماء ، علامہ مفتی عبد الغفور ہمایونی بن صدر العلماء علامہ مفتی خلیفہ محمد یعقوب ہمایونی 1261ھ بمطابق 1845ء کو ہمایوں شریف ضلع شکار پور سندھ میں تولد ہوئے۔

تعلیم وتربیت:

ابتدائی تعلیم کا آغاز گھر سے کیا اور ابتدائی کتب سے لے کر شرح جامی تک والد ماجد سے پڑھیں۔ایک مرتبہ بچپن میں امام العلماء سید الفقہاء غوث الزماں علامہ عبدالغفور مفتون ہمایونی علیہ الرحمہ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔تو آپ علیہ الرحمہ کی والدہ ماجدہ نے حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو پکارا، حضرت ہمایونی علیہ الرحمہ کے والد گرامی اس وقت درس و تدریس میں مصروف تھے اور اچانک درس چھوڑ کر جلدی میں گھر کی طرف روانہ ہوئے اور اتنی جلدی کی کہ آپ کی چادر مبارک وہیں رہ گئی۔حالانکہ درس دیتے وقت ان کا معمول یہ تھا کہ

دوران درس نا آپ اٹھتے اور نا ہی کسی سے گفتگو فرماتے۔ بہرحال کسی نے آپ سے اس طرح اچانک اٹھ جانے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ عبدالغفور کی والدہ حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو پکار رہی رہیں اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اس لیے میں ان کے استقبال کے لیے درس بھی میں چھوڑ کر چلا گیا۔

12 برس کی عمر میں والد بزرگوار کا انتقال ہوگیا بقیہ تعلیم اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ کے شاگرد علامہ حکیم سلطان محمود سیت پوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کر کے سند فراغت حاصل کی۔

درس و تدریس:

امام العلماء سید الفقہاء غوث الزماں علامہ عبدالغفور مفتون ہمایونی علیہ الرحمہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے ہی مدرسے میں درس و تدریس، فتاوی نویسی اور تصنیف و تحقیق کے اہم کام میں مصروف رہے آپ علیہ الرحمہ کے مدرسے سے نامور علما پڑھ کے فیضیاب ہوئے۔

ارشد تلامذہ:

امام العلماء سید الفقہاء غوث الزماں علامہ عبدالغفور مفتون ہمایونی علیہ الرحمہ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے آپ علیہ الرحمہ کے فیضان کو آپ کے جن تلامذہ نے عام کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں

مولانا سید زین العابدین افغانستانی علیہ الرحمہ، مولانا فاضل محمد رئیسانی علیہ الرحمہ، مولانا عبدالرزاق صدیقی ترائی علیہ الرحمہ، علامہ محمد عمر دین پوری علیہ الرحمہ، مولانا میاں محمد مبارک میاں صاحب شکار پور، مولانا مخدوم ہادی بخش قادری سجادہ نشین درگا محمد پور پنوعاقل، مولانا محمد

حیات قریشی و مولانا عبدالرحیم شکارپور، مولانا سید اسماعیل شاہ ہالا، مولانا دین محمد بلڑی والے اور مفتی محمد قاسم گڑہی یاسینی علیہ الرحمہ وغیرہ

شادی واولاد:

امام العلماء سید الفقہاء غوث الزماں علامہ عبدالغفور مفتون ہمایونی علیہ الرحمہ کی شادی خیرپور ریاست کے گاؤں بروہین میں سے فھرڑافقیروں کی معرفت ہوئی.

حضرت ہمایونی علیہ الرحمہ کو بیٹے کی اولاد نہ تھی فقط دو بیٹیاں تھیں جن مین سے ایک بچپن میں فوت ہوگئی تھی جس کی تربت قبہ کے اندر مغرب کی طرف ہے اور بڑی بیٹی اپنے شاگرد میاں محمود کے نکاح میں آئیں ، میاں محمود کے یہاں دو بیٹے حضرت علامہ عبدالباقی ہمایونی اور میاں عبدالھادی تولد ہوئے۔

بیعت وخلافت:

امام العلماء سید الفقہاء غوث الزماں علامہ عبدالغفور مفتون ہمایونی علیہ الرحمہ نے ولی کامل حضرت میاں غلام حیدر قادری علیہ الرحمہ (دربار عالیہ کٹبار شریف بلوچستان) کے وصال پر ان کی شان میں نہایت عقیدت واحترام سے منقبت کہی

عارف کامل ولی حق کرامت را ستون
واصل ذات خدائی بے مثال و بے چگوں
ایک مصرعے میں فرماتے ہیں
نام آں شیخ طریق حق غلام حیدر اسے

جس سے غالب گمان ہے کہ آپ حضرت میاں غلام حیدر قادری علیہ الرحمہ (دربار عالیہ کٹبار شریف بلوچستان) سلسلہ قادریہ میں دست بیعت و خلیفہ مجاز تھے۔ایک روایت کے مطابق آپ علیہ الرحمہ اپنے والد گرامی سے دست بیعت تھے۔[انوار علماء اہلسنت سندھ ص 411]

مستجاب الدعوات:

ڈاکٹر یار محمد قاضی لکھتے ہیں علامہ عبدالغفور مفتون ہمایونی علیہ الرحمہ مستجاب الدعوات اور مرجع الخلائق تھے ہر طبقے کے لوگ آپ علیہ الرحمہ کے پاس دعا طلبی کے لیے حاضر ہوتے تھے اور علم اور فتوی کے حصول کے لیے پنجاب، ہندستان، ایران، افغانستان جیسے دور دراز علاقوں سے سفر کی تکالیف برداشت کر کے آتے تھے، آپ علیہ الرحمہ کے آستانے پر ہر وقت خلق خدا کا ہجوم رہتا تھا دروازے پر ایک دربان مقرر تھا جو سائلین کو نمبر وار ملاقات کراتا تھا۔[انوار علماء اہلسنت سندھ ص419]

علمی مقام:

پروفیسر ڈاکٹر قاضی یار محمد مرحوم اپنے PHD کے مقالے میں حضرت ہمایونی علیہ الرحمہ کے مقام و مرتبہ کے متعلق لکھتے ہیں: کہ علامہ ہمایونی علیہ الرحمہ ہر فن میں یکتائے روزگار تھے۔ خصوصا علم الفقہ میں آپ کی نظیر سندھ، ہند، بلوچستان اور خراسان میں بھی نہ تھی اپنے وقت بلوچستان اور شمال سندھ میں مرجع فتاویٰ اور مرجع علماء تھے کوئی بھی فتوی یا تحریر کو اس وقت تک قبولیت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا جب تک اس پر حضرت ہمایونی علیہ الرحمہ کے دستخط نہ ہوتے۔

بلوچستان کے حاکم شرعی فیصلوں اور شاہی جرگوں کے موقع پر حضرت ہمایونی علیہ الرحمہ کو بڑی عزت واحترام سے مدعو کرتے تھے اور حضرت ہمایونی علیہ الرحمہ مشکل مسائل حل فرماتے تھے۔[سندھی میں فقہی تحقیق جوارتقاء ص 177]

تصانیف:

امام العلماء سید الفقہاء غوث الزماں علامہ عبدالغفور مفتون ہمایونی علیہ الرحمہ نے درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف میں نمایاں خدمات سرانجام دیں، آپ علیہ الرحمہ نے اپنے قلم کے ذریعے دین متین کی خوب خدمت کی اور بدمذہبون کا پرزور اور مدلل رد فرمایا

ان کے اسماء یہ ہیں

(1) فتاوی ہمایونی: آپ علیہ الرحمہ کا بلند پایہ علمی و فقہی شاہکار، یہ کتاب فارسی زبان میں اور دو جلدوں پر مشتمل ہے

(2) فرہنگ ہمایونی

(3) دیوان مفتون: آپ علیہ الرحمہ کی تحریر کردہ شاعری کا مجموعہ ہے۔

(4) سراج الھند في خراج السند: آپ علیہ الرحمہ نے اس کتاب میں سندھ کی زمین کے خراجی ہونے کہ متعلق دلائل دیے ہیں

(5) الفوائد الملھمة فی رد ازالة الشبهة: آپ علیہ الرحمہ نے یہ رسالہ عبیداللہ سندھی کے رسالے ازالة الشبهة عن فرضية الجمعة کی تردید میں تحریر فرمایا تھا۔

(6) الدر المنثور فی رد منکر الاستمداد من اصحاب القبور: آپ علیہ الرحمہ نے یہ کتاب

بدمذہبوں کے تحریر کردہ رسائل اثنا عشریہ اور منجی المومنین کی تردید میں تحریر فرمایا

فتاویٰ رضویہ میں آپ کا ذکر جمیل:

حضرت ہمایونی علیہ الرحمہ کے متعلق ایک اشارہ امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق تصنیف "فتاویٰ رضویہ ج 26 ص 82" میں ملتا ہے کہ: سراج الفقہاء مفتی سراج احمد خانپوری علیہ الرحمہ ضلع رحیم یار خان مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں:

مسئلہ قاعدہ تحریم ضحف رابع ذوی الارحام مندرجہ لفافہ ہمارے علماء گرد و نواح کا مختلف فیہ واقع ہوا ہے کوئی متون کو ترجیح دیتے ہین دیوبندیوں کا بھی یہی فتویٰ ہے حتیٰ کے "مفید الوارثین" کتاب میں بالتصریح مذکور ہے اور کوئی "فتاوی خیریہ" کو مقدم سمجھتا ہے جس کی شامی نے بھی تائید کی ہے اب مسئلہ معرکہ بن گیا ہے ایک اس کا استفتاء مولانا عبدالغفور ہمایونی بن علامہ خلیفہ محمد یعقوب ہمایونی کو بھیجا مگر افسوس وہ فوت ہوگئے ہیں۔ باقی دیوبندی علما غیر مقلدین ہیں ان کے فتوے پر اعتبار نہیں آتا۔ آج کل فقہ حنفی کا عالم متبحر مولانا احمد رضا خان صاحب کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آتا۔[فتاویٰ رضویہ ج 26 ص 82]

معلوم ہوا کہ اس دور میں استاذ العلماء مفتی سراج احمد خانپوری کی نظر میں ہندوستان میں فقط دو بڑے مفتی اور دونوں سنی حنفی تھے باقی دیوبندی علماء کے فتویٰ پر انہیں اعتبار نہیں۔ کیونکہ وہ انہیں غیر مقلد کی مثل سمجھتے تھے ان دو عظیم مفتیوں میں ایک علامہ ہمایونی تھے جو کہ ان دنوں تازہ وصال کر گئے تھے۔ جس کا انہیں نہایت افسوس تھا اور دوسرے امام اہل سنت مولانا امام احمد رضا

خان قادری محدث بریلوی تھے آخر یہ معرکۃ الآرا مسئلہ فاضل بریلی نے حل فرمایا۔

وفات:

امام العلماء سید الفقہاء غوث الزماں علامہ عبدالغفور مفتون ہمایونی علیہ الرحمہ 11 رمضان المبارک 1336ھ بمطابق 21 جون 1918ء بروز جمعرات کو اس عالم فانی سے وصال فرما گئے، آپ کی نماز جنازہ آپ کے شاگرد مفتی محمد قاسم گڑہی یاسینی علیہ الرحمہ نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں مشائخ عظام، علماء کرام اور کثیر تعداد میں آپ کے مریدین، معتقدین اور تلامذہ نے شرکت کی۔ [انوار علماء اہلسنت سندھ ص 410 مخلصا]

(3) قاضی القضاء حضرت مفتی صاحبداد جمالی رحمۃ اللہ علیہ

(سلطان کوٹ ضلع شکار پور)

ولادت باسعادت:

استاذ العلماء عمدۃ الفقہاء مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی بن خمیسو خان جمالی کی ولادت 14 اپریل 1898ء بمطابق 1316 ہجری کو بمقام لونی ضلع سبی بلوچستان میں ہوئی۔

خاندانی پس منظر:

مفتی صاحب کا تعلق جمالی بلوچ قبیلے سے تھا اور ان کا آبائی وطن جھوک سیّد قاسم شاہ تحصیل بھاگ ڈویژن قلات صوبہ بلوچستان تھا۔

ابتدائی تعلیم:

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی علیہ الرحمہ نے قرآن پاک کی تعلیم مشہور اہل اللہ حضرت خواجہ سیّد خواج محمد شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمہ کے پاس بمقام انجن شیڈ سبی میں حاصل کی، تین درجے اردو پارنس اسکول سبی سے پاس کئے۔ عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم حضرت مولانا محمد یوسف علیہ الرحمہ (لانڈھی فقیر صاحبان) کے پاس حاصل کی اور 4، 5 برس تک وہیں پڑھتے رہے۔

اس کے بعد سندھ کے مختلف دینی مدارس میں مروجہ درس نظامی کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی علیہ الرحمہ نے 1334ھ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے اس وقت کی نامور دینی درس گاہ "مدرسہ ہاشمیہ قاسمیہ گڑھی یاسین ضلع شکارپور" میں داخلہ لیا، جہاں پر استاذالاساتذہ فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد قاسم گڑھی یاسینی المعروف صاحب تکبیر علیہ الرحمہ سے 11 ذوالقعدۃ الحرام 1336 ہجری کو فارغ التحصیل ہوکر سند فراغت حاصل کی۔

شادی و اولاد:

آپ علیہ الرحمہ نے دو شادیاں کی تھیں، ایک اپنے جمالی خاندان میں جن سے آپ کو ایک بیٹا مولانا عبدالغفار اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ جبکہ کوئٹہ اور قلات میں قیام کے دوران خان معظم نے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی علیہ الرحمہ کی شادی ایک ممتاز سردار گھرانے میں کروائی۔ جن سے آپ علیہ الرحمہ کو چار صاحبزادے عبدالرشید، عبدالعزیز، عبدالقادر، عبدالکریم

اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔[مہران سوانح حیات نمبر ص238]

حضرت مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کن سے بیعت تھے؟

اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے شاگرد حضرت مفتی محمد رحیم سکندری مد ظلہ العالی سے جب اس کے متعلق استفسار کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ: حضرت استاذی مفتی اعظم علیہ الرحمہ اویسی سلسلے میں حضور غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کے مرید تھے۔

ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری اپنی کتاب "بزرگان قادریہ" میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی علیہ الرحمہ کی بیعت ہونے کے متعلق لکھتے ہیں کہ "حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی علیہ الرحمہ کے ایک ساتھی و مقتدی اور دور حاضر کی ثقہ شخصیت مفتی ظفر علی نعمانی صاحب کا کہنا ہے کہ "مفتی صاحبداد خان علیہ الرحمہ اپنے آپ کو قادری کہا کرتے تھے، اس وقت بھی مفتی صاحبداد خان علیہ الرحمہ کے خاندان والے خانوادہ حضرت سلطان باہو قادری علیہ الرحمہ سے بیعت ہیں اس کی تصدیق آپ کی دختر نے بھی کی۔

قاضی القضاۃ:

حضرت مولانا قربان علی سکندری علیہ الرحمہ (تلمیذ مفتی اعظم علیہ الرحمہ) حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی علیہ الرحمہ کی سوانح حیات کے متعلق تحریر کردہ ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ: 1353 ہجری کو حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی علیہ الرحمہ سندھ اور بلوچستان کے مشہور بزرگ اور اپنے پیر طریقت عمدۃ الفقہاء حضرت خواجہ محمد حسن جان

سرھندی فاروقی علیہ الرحمہ کے منتخب کرنے پر خان آف قلات الحاج میر احمد یار خان کے استاد اور ریاست قلات کے قاضی القضاہ (چیف جسٹس) مقرر ہوئے۔[انوار علماء اہلسنت سندھ ص356/ تذکرہ اکابرین اہلسنت ص188]

درس و تدریس:

استاذالعلماء عمدۃالفقہاء مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی علیہ الرحمہ نے سب سے پہلے تدریس کا آغاز رانی پور ریاست خیرپور میرس سے کیا۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے پیر سیّد علی مدد شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے طلب کرنے اور اپنے استاد محترم علیہ الرحمہ کے کہنے پر درگاہِ قادریہ جیلانیہ رانی پور میں کچھ عرصہ پڑھایا۔اس کے بعد حضرت علامہ مولانا محمد حسن کٹباری علیہ الرحمہ (سجادہ نشین دربار عالیہ کٹبار شریف بلوچستان) کے اصرار پر مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے استاد (محترم) نے حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کو تدریس کے لیے (کٹبار شریف ضلع لہڑی بلوچستان) بھیجا۔

قیام پاکستان کے بعد جب حضرت علامہ مولانا مفتی ظفر علی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے بمقام آرام باغ گاڑی کھاتہ کراچی میں ''دارالعلوم امجدیہ'' قائم کیا تو حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے وہاں بھی پڑھایا۔

اس کے بعد رئیس الفقہاء خواجہ محمد حسن جان سرہندی فاروقی علیہ الرحمہ کے انتخاب پر ''سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی''میں بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو کراچی سے حضرت پیر پگاراشاہ مردان، شاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کے طلب کرنے پر استاذ العلماء مولانا محمد صالح مہر رحمۃ اللہ علیہ عظیم دینی درس گاہ جامعہ راشدیہ گاہ شریف پیر جو گوٹھ لے آئے۔

حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ 1955ء کو جامعہ راشدیہ سے منسلک ہوئے اور اپنے وصال تک اسی جامعہ سے وابسطہ رہے۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ جامعہ راشدیہ کے صدر مدرس اور شیخ الجامعہ مقرر ہوئے اور یہاں پر درس وتدریس، فتاوی نویسی، تصنیف و تحقیق کے اہم و ضروری کام میں مصروف رہے اور اپنی حیات طیبہ کے آخری دس سال جامعہ کی ترقی و بہتری میں گزارے اور علماء کی ایک جماعت تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ارشد تلامذہ:

استاذ العلماء عمدۃ الفقہاء مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے ان میں چند حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صالح مہر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ مفتی محمد رحیم سکندری مدظلہ العالی، حضرت علامہ مفتی در محمد سکندری رحمۃ اللہ علیہ. حضرت سلطان الواعظین مفتی عبدالرحیم سکندری علیہ الرحمہ۔

بہار شریعت کا حوالہ:

استاذ العلماء حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”تذکرہ اکابرین علمائے اہلسنت“ میں تحریر کرتے ہیں کہ: حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عموماً اپنے فتاویٰ میں خلیفہ امام اہل سنت صدر الشریعہ حضرت مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تالیف بہار

شریعت کا حوالہ ضرور دیا کرتے تھے اس طرح ایک تو آخذ کی نشاندہی ہوجاتی اور دوسرا یہ فائدہ ہوتا کہ بہار شریعت کا مستند ہونا عوام وخواص پر ظاہر ہوجاتا۔[تذکرہ اکابرین اہلسنت ص 188]

مفتیِ اعظم پاکستان کالقب:

اکابرینِ اہلِ سنّت مثلاً استاذ العلماء مفتی تقدس علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ [سابق شیخ الحدیث و شیخ الجامعہ جامعہ راشدیہ درگاہ شریف پیر جوگوٹھ] اور حضرت علامہ مفتی محمد اعجاز ولی رضوی رحمۃ اللہ علیہ [سابق شیخ الحدیث دارالعلوم نعمانیہ لاہور] وغیرہ نے آپ کو "مفتیِ اعظم پاکستان" کے لقب سے پکارا جو آپ کی فقہی بصیرت کے لئے خراجِ تحسین ہے۔[انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص 368]

خاندان رضویہ سے تعلقات:

1376 ھ بمطابق 1944 کو امام اہل سنت کے چچا زاد بھائی کے بیٹے حضرت مولانا مفتی تقدس علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کراچی میں قیام کے دوران اپنے پرانے دوست مفتی اعظم سندھ مفتی محمد صاحبداد خان جمالی صاحب سے ملاقات ہوئی جو اس زمانے میں سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں شیخ الفقہ اور اسلامیات کے استاذ کے عہدے پر کام کررہے تھے۔ مفتی جمالی صاحب نے آپ کو بتایا کہ سندھ کا ایک عظیم خاندان پیر پگارا تحریک آزادی میں مجاھدانہ اور گوریلا سرگرمیوں کے پاداش میں فرنگیوں کے ستم کا خصوصی نشانہ بنا ہے، اِن کے لاکھوں مریدین شہید کردیئے گئے، ان کی درگاہ، حویلیوں اور فصلوں کو بموں کے ذریعے مسمار کردیا گیا ہے، مجاہدِ اعظم شہید آزادی حضرت سیّد صبغۃ اللہ شاہ راشدی ثانی، سورھیہ بادشاہ کو شہید کرکے ان کی میّت کو

نامعلوم مقام پر دفن کیا گیا ہے اوران کے دو صاحبزادوں (سید سکندر علی مردان شاہ اور سید نادر علی شاہ) کو جلاوطن کرکے دیارِ غیر (لندن) میں رکھا گیا ہے ،اب جب کہ پاکستان بن چکا ہے اور پیرانِ پگارا کی گدی بحال ہونے والی ہے ،اس لئے میرا مشورہ اور تاکیدی گزارش ہے کہ آپ مع اہل وعیال پیر جو گوٹھ چلے جائیں کیونکہ اس وقت آپ جیسی باعلم، پُرعزم اور تجربہ کار شخصیت کی وہاں پر اشد ضرورت ہے۔ یہ سن کر مفتی تقدس علی خان صاحب نے پیر جو گوٹھ میں رہائش اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

مفتی تقدس علی خان صاحب کی کوشش سے مفتی اعظم سندھ مفتی صاحبداد خان جمالی صاحب کا جامعہ راشدیہ میں بطور مدرس تقرر ہوا، مفتی تقدس علی خان صاحب فرماتے ہیں: محترم مفتی (صاحبداد خان جمالی) صاحب کے مشورے سے مَیں جامعہ راشدیہ آیا اور میرے مشورے سے مفتی صاحب کو جامعہ راشدیہ لایا گیا۔ ان حضرت کی کوششوں سے جامعہ راشدیہ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگا۔ مفتی تقدس علی خان صاحب کو شیخ الجامعہ بنایا گیا، یہاں آپ نے 37سال تدریس کے فرائض سرانجام دیئے یہیں آپ کا انتقال ہوا اور پیر جو گوٹھ میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک ہے۔[انوار علماء اہلسنت سندھ ص 145]

تصنیف وتالیف:

استاذالعلماء عمدۃ الفقہاء مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی علیہ الرحمہ نے درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف میں نمایاں خدمات سرانجام دیں، حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے اپنے قلم کے ذریعے دین متین کی خوب خدمت کی اور بدمذہبوں کا پرزور اور مدلل رد فرمایا،

آپ علیہ الرحمہ نے عقائد کی درستگی کے ساتھ ساتھ معاشرے کی بہتری کے لئے بھی اپنے قلم کا استعمال کیا۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے جو تصانیف تحریر فرمائیں ان کہ نام درج ذیل ہیں۔

(1) تعمیر مساجد کا اہم فتویٰ (2) مطالبہ حق (3) سبیل النجاح في مسائل العیال والنکاح اسلامی مشاورتی کاونسل کے سوال نامے کے جواب (4) الحق الصریح (5) اقامۃ البرھان (6) گستاخ وھابین جا جواب (7) وھابي شفاعت جا منکر آھن (8) التوسل بسید الرسل الی خالق الکل (9) الصارم الرباني علی کرشن قادیاني (10) سیف الرحمان علی اعداء القرآن (11) السیف المسلول علی اعداء آل الرسول 12)) البلاغ المبین (13) القول المقبول (14) الھام القدیر في مسئلۃ التقدیر (15) نصرت الحق (16) القول الانور فیش بحث النور والبشر (17) العمل بالتلقیح لایفسد الصوم بالقول الصحیح وغیرہ شامل ہیں۔

امام اہل سنت کی تائید:

سرزمین سندھ میں حضرت مفتی صاحبداد جمالی رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ کتاب "حسام الحرمین" کی تائید اور اکابرین دیوبند کے خلاف تاریخی فتویٰ جاری فرمایا جو کہ "الصوارم الہندیۃ" میں موجود ہے

وفات:

استاذ العلماء عمدۃ الفقہاء مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد صاحبداد جمالی رحمۃ اللہ علیہ یکم جمادی الاولی 1385 ہجری بمطابق 29 اگست 1965ء کو اس عالم فانی سے وصال فرما گئے۔ آپ کا مزار شریف سلطان کوٹ ضلع شکارپور میں واقع ہے۔

(4) مجاہد اہلسنت حضرت مفتی نصر اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

(تلمیذ وخلیفہ مفتی اعظم ہند شکارپور)

ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت 1946ء گوٹھ محمد صلاح برڑو تحصیل شکارپور میں ہوئی دادا جان مراد علی صاحب نے نصر اللہ نام رکھا۔

تعلیم وتربیت:

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں محمد صلاح برڑو تحصیل شکارپور میں حاصل۔ اس کے بعد مولانا فضل احمد نقشبندی صاحب نے آپ کو مدرسہ دارالفیض سونہ جتوئی تحصیل لاڑکانہ میں داخل کروادیا جہاں آپ کے اساتذہ میں حضرت مفتی محمد قاسم جتوئی اور حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب تھے پھر مزید تعلیم کے لیے شہر سکھر کی قدیم و دینی درسگاہ دارلعلوم غوثیہ رضویہ سکھر میں تشریف لے گئے یہاں آپ نے خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد حسین قادری علیہ الرحمہ، مناظر اہل سنت مولانا حبیب احمد نقشبندی، مولانا محمد ابراہیم سیالوی، مولانا منیر الزمان اور مولانا محمد یعقوب سے اکتساب فیض حاصل کیا۔ 1970ء میں دار العلوم جامعہ غوثیہ میں سالانہ جلسے میں آپ کی دستار فضیلت ہوئی۔

شرف بیعت:

آپ پیر طریقت حضرت سید زین العابدین شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (درگاہ عالیہ نورائی شریف تحصیل ٹنڈو محمد خان) سے بیعت تھے۔

امامت و خطابت:

1970ء میں جامعہ غوثیہ سے فراغت کے آپ اپنے گاؤں محمد صلاح برڑو چلے گئے اور امامت و خطابت میں مصروف ہوگئے۔ پھر 1971ء میں آپ کے ایک قریبی دوست مولانا پروفیسر عبدالغفور سومرو کی دعوت پر ان کی مسجد غوث اعظم شاہی باغ روڑ شکار پور میں امام و خطیب مقرر ہوئے۔ یہاں آپ کو چند ماہ ہی گذرے تھے کہ والد بزرگوار کی طبیعت ناساز ہوگئی جس بنا پر انہیں لاڑکانہ سول ہسپتال داخل کر دیا گیا جہاں آپ والد محترم کی خدمت کرتے ہوئے کئی ماہ صرف ہوگئے۔ گاؤں واپس پہنچے تو شاہی باغ والی مسجد کی چھوٹ چکی تھی چند دن ہی گزرے تھے کہ حضرت مولانا مفتی عبدالفتاح صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر شکار پور کی مرکزی جامع مسجد لکھی در میں امام و خطیب مقرر ہوئے۔ یہاں آپ کو کئی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا مگر رب العالمین نے آپ کو استقامت عطاء فرمائی۔ ہوا یوں کہ مسجد محکمہ اوقاف میں ہونے کی وجہ سے مخالفین نے آپ کی سخت مخالف کی اور اپنے امام کو کھڑا کرنے کا بھرپور زور لگا مگر رب العالمین نے استقامت آپ کے لیے ہی لکھی تھی تو مخالفیں کی ایک نہ چلی اور آپ تاحیات اسی مسجد میں امام و خطیب رہے اور یہیں درس و بیان غیرھا کا سلسلہ جاری رہا۔

دو واسطے:

آپ امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دو واسطوں سے علمی طور پر جا ملتے ہیں۔ وہ اس طرح مفتی نصر اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ

علیہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

مدرسہ کی بنیاد:

1980ء میں بعض حضرات نے درگاہ شریف حضرت حاجی سید عبداللطیف شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ وسیع تر مقام پر مدرسہ بنام "دارالعلوم غوثیہ لطیفیہ" کی بنیاد رکھی۔ جہاں مولانا نصر اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاری گل محمد قاسمی صاحب نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ایک وقت میں جب شکار پور بدمذہبوں کا گڑھ تھا اور یہاں اہل سنت کو کام کرنے میں کافی مشکلات کا سامنا تھا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ اس مرد مومن نے صبر وتحمل سے تمام مشکلات کا مقابلہ کیا اور استقامت و کوشش سے فکر رضا و سنیت کا کام جاری رکھا۔ نہ مخالفین سے دبے نہ ان سامنے ہمت ہاری۔ اللہ رب العالمین نے آپ کو عظیم کامیابیوں اور کامرانیوں نے سرفراز فرمایا۔ الحمدللہ آج انہیں بزرگوں کے فیضان سے شہر شکار پور میں اہل سنت و جماعت کے متعدّد مساجد و مدارس قائم ہیں، کئی گھرانوں میں سنیت کا چراغ جل رہا ہے، کئی بدمذہب اہل سنت وجماعت کے دامن سے وابستہ ہیں۔ یہ تمام آپ کی کوششوں اور آپ کے خلوص اور انتھک محنت و لگن کا نتیجہ ہے۔

سنی تنظیمات:

آپ نے شکار پور میں جماعت اہلسنت پاکستان اور جمعیت علمائے پاکستان کا تنظیمی کام کیا، انجمن طلباء اسلام پاکستان کی شاخیں قائم کیں۔ مدرسہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر لاڑکانہ، سکھر، جیکب آباد اور دیگر شہروں سے نامور علماء کرام و مشائخ اہلِ سنت کو مدعو کرتے تھے۔ سب کے

ساتھ رہتے اور سب کے ساتھ مل کر تنظیمی و مسلکی خدمات کو سرانجام دیتے رہے۔ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی آپ کے گہرے تعلقات تھے جس وجہ سے کئی بار حضرت شکار پور بھی تشریف لائے۔

شادی و اولاد:

آپ نے دو شادیاں کیں جن سے آپ کے یہاں 13 (تیرہ) بیٹے اور آٹھ بیٹیاں ہوئیں جن میں آپ کے 6 (چھ) فرزند بہترین عالم دین ہیں ساتھ ہی 5 (پانچ) فرزند حافظ قرآن ہیں اور 4 (چار) پوتے عالم دین بھی ہیں۔ مزید یہ کہ 3 (تین) پوتے، 2 (دو) پوتیاں، 5 (پانچ) نواسے حافظ قرآن ہیں جو آپ کے مشن کو جاری کئے ہوئے ہیں۔ یقیناً ان کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو فرحت پہنچتی ہوگی۔

آپ کے چند صاحبزادگان کا تعارف:

(1) ابو الطاہر مولانا مفتی شفیق احمد قادری دامت برکاتہم العالیہ

آپ والد بزرگوار کے انتقال کے بعد ان کے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم غوثیہ لطیفیہ اور مدرسہ مجیدیہ تعلیم القرآن کے مہتمم اور ایک بہترین عالم دین اور خطیب بھی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مولانا حافظ محمد امین قادری مدنی صاحب دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ سے فارغ التحصیل ہیں اور دوسرے بیٹے مولانا محمد راشد قادری جلالی صاحب ادارہ صراط مستقیم لاھور سے فارغ التحصیل ہیں۔

(2) حضرت علامہ مولانا مفتی قاری محمد صدیق قادری صاحب

آپ مفتی صاحب کے انتقال کے بعد شہر شکار پور کی مرکزی جامع مسجد لکھی در کے امام وخطیب ہیں۔ ساتھ ہی جامعہ دارالعلوم غوثیہ لطیفیہ کے شعبہ درس نظامی کے صدر مدرس اور شعبہ قرآئت و تجوید کے مدرس بھی ہیں۔ والد محترم کے بعد دارالافتاء کے معاملات بھی آپ کے سپرد ہیں

(3) مولانا ابوالفضل لطف اللہ قادری صاحب

قبلہ والد محترم کی زمانہ حیات ہی میں آپ دامت برکاتہم العالیہ کے ذمہ دارالعلوم غوثیہ لطیفیہ اور مدرسہ مجیدیہ تعلیم القرآن کی نظامت سپرد کردی گئی۔ اور والد محترم کے بعد بھی تاحال آپ ہی ادارہ کی دیکھ بھال کررہے ہیں۔ ساتھ ہی آپ درس نظامی کے ایک بہترین مدرس بھی ہیں آپ کے ایک صاحبزادے مولانا صبغت اللہ مدنی صاحب دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی سے فارغ التحصیل ہیں۔

(4) مولانا حبیب احمد قادری صاحب

آپ ایک جید عالم دین اور دارالعلوم غوثیہ لطیفیہ کے مدرس ہیں۔

(5) مولانا محمد احمد قادری صاحب

آپ نے دادوائی روڑ شکار پور میں میں مدرسہ زین العابدین کی بنیاد رکھی ہے اور اس کی دیکھ ریکھ میں مصروف رہتے ہیں۔

(6)مولانا محمود احمد قادری صاحب

(7)حافظ مسعود احمد قادری صاحب

آپ مدرسہ زین العابدین میں حفظ کے مدرس ہیں

(8)مولانا عبدالقدیر قادری صاحب

آپ جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سے فارغ التحصیل ہوئے جامعہ نعیمیہ کراچی سے تخصص فی الفقہ کیا اور مدرسہ زین العابدین کے مدرس ہیں۔

وصال:

30ذوالحجہ 1421ھ بمطابق 2اپریل 2000ء بروز جمعرات کو مولانا نصر اللہ قادری صاحب کو سحری کے وقت پیٹ میں معمولی درد اٹھا اس کے بعد بلند آواز سے درود شریف کا صیغہ الصلوۃ و السلام علیک یارسول اللہ پڑھا اسی دوران جسم سے روح پرواز کر گئی بعمر 54 سال انتقال کیا۔

اسی روز بعد نماز عصر صاحبزادے مولانا مفتی شفیق احمد قادری نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین آپ کے قائم کردہ مدرسہ مجیدیہ تعلیم القرآن میں ہوئی

(مولانا نصر اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کا تفصیلی تعارف تو انوار علماء اہلسنت سندھ نامی کتاب میں موجود ہے مگر کچھ تعارف حضرت کے پوتے مولانا محمد امین قادری مدنی صاحب اور مولانا صبغت اللہ قادری مدنی صاحب کے وساطت سے ملا جن کا فقیر بے حد شکر گزار ہے)

(5) مولانا عبد الحمید خان رحمۃ اللہ علیہ

(سلطان کوٹ ضلع شکار پور)

آپ سندھی پٹھان تھے امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ایک عرصہ سلطان کوٹ ضلع شکار پور میں رہے امام اہل سنت سے ملاقات کے لیے بھی جاتے رہے ۔سلطان کوٹ کے قبرستان میں آپ کی قبر مبارک ہے حالات زمانہ اور کسی کی توجہ نہ ہونے کی وجہ سے زمیں بوس ہوگئی ہے۔جس کی وجہ صحیح قبر کی نشان دہی کرنا دشوار ہے ان تعارف کافی کوشش کے بعد نہ مل سکا۔

آخر میں چند تجاویز

امام اہل سنت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز بلا شبہ عظیم مجدد، عظیم فقیہ اور عظیم دانش ور تھے۔ وہ امتِ مسلمہ کے داخلی اور خارجی مسائل و مشکلات پر حساس نظر رکھتے تھے۔ مسلمانوں کی حالتِ زار پر آنسو بھی بہاتے تھے اور ان کی فلاح و نجات کے لیے تدبیریں بھی پیش کرتے تھے۔ ان کی فکر و نظر کا محور یہی تھا کہ اسلامی تہذیب دنیا کی ہر تہذیب پر غالب ہو اور مسلم قوم دنیا کی ہر قوم سے بلند تر ہو۔ دین و مذہب، سیاست و صحافت، معیشت و معاشرت، تعلیم و تجارت، وہ ہر میدان میں مسلمانوں کو سرخرو اور کامیاب دیکھنا چاہتے تھے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے انھوں نے مسلسل جدو جہد کی ۔ امتِ مسلمہ کو بار بار جھنجھوڑا، علما اور قائدین کو بیدار کیا اور انھیں ان کی منصبی ذمہ داریوں سے باخبر کیا۔ ان کی کوتاہیوں پر زجر و توبیخ فرمائی، تعمیری منصوبے بنائے،

خطوطِ عمل طے کیے، باہمی اتحاد کے لیے قرآن واحادیث سے دلائل دیے۔ نفرت و بے زاری کا ماحول ختم کرنے کے لیے شرعی احکام سپردِ قلم کیے۔

امام اہلسنت کے افکار و نظریات پر اب ایک صدی مکمل ہونے کو ہے، مگر اس دور اندیش مفکر کے افکار کی معنویت آج بھی اسی طرح باقی ہے، جس طرح ان کے عہد میں تھی، بلکہ بعض نظریات کی معنویت تو آج عہدِ رضا سے بھی سِوا نظر آتی ہے۔ امام امام اہل سنت کے افکار ونظریات گرد و پیش کے حالات کا نتیجہ نہیں تھے کہ عشرے دو عشرے میں اپنی معنویت کھودیتے بلکہ ان کے افکار و نظریات قرآن و حدیث سے ماخوذ تھے، جن پر حوادثِ روز گار کی گرد کی پرتیں بے اثر ہوتی ہیں۔ قرآن و سنت کے حقیقی جلوے جب عمل کے میدان میں درخشاں ہوتے ہیں تو حوادثِ روز گار خود اپنا رخ بدل لیتے ہیں۔

امام اہل سنت خود ہی فرماتے ہیں:

"خالص اہل سنت کی ایک قوت اجتماعی کی بہت ضرورت ہے، مگر اس کے لیے تین چیزوں کی سخت حاجت ہے۔(1)علما کا اتفاق (2)تحمل شاق قدر بالطاق (3)امرا کا انفاق لوجہ الخلاق یہاں یہ سب مفقود ہیں۔[فتاویٰ رضویہ، ج12، ص132]

آخر میں فقیر فقط یہی گزارش کرے گا کہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ افکار و تعلیمات کا جتنا ہوسکتے پرچار کیا جائے۔ عرس امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بھی سارا سال ان کی تعلیمات کو عوام میں عام کیا جائے۔ تاکہ سادہ لوح عوام دور حاضر کے فتنوں بالخصوص الحاد اور رافضیت وخارجیت جیسے جراثیم سے دور رہ سکیں۔

رب العالمین ہمیں مسلک رضا کا کاربند بنائے اور اسی پر موت دے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین

ختم شد

مصادر و مراجع

فتاویٰ رضویہ از امام اہل سنت حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

انوار علماء اہلسنت سندھ از سید محمد زین العابدین شاہ راشدی صاحب

تذکرۃ امام احمد رضا خان از سیدی و مرشدی مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

تذکرہ اکابرین اہلسنت از حضرت مولانا عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد رضا خان اور علماء سندھ (سندھی) از ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب

تذکرہ مشائخ بھرچونڈی از مولانا مغفور القادری رحمۃ اللہ علیہ

سندھی میں فقہی تحقیق جوار تقاء (سندھی) از ڈاکٹر قاضی یار محمد

روزنامہ مہران (سندھی) مرتب کردہ: ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

تذکرہ مشاہیر سندھ (سندھی) از دین محمد وفائی

شکار پور تاریخ اور تحقیق (سندھی) از عبد الخالق







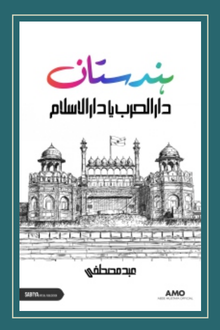
OUR OTHER PUBLICATIONS













Abde Mustafa Publications

abdemustafa.org @abdemustafaorg







AMO
Powered By Abde Mustafa Organisation